۷۸۶/۹۲

فتاویٰ امریکہ

از

قلم

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد اعظم صاحب قبلہ

صدر مفتی رضوی دارالافتاء حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ

بریلی شریف

۷۸۶/۹۲

(پہلے اسے پڑھیں)

ہمارے رضوی دارالافتاء بریلی شریف میں امریکہ سے کسی غیر مقلد عالم نے تقلید کے انکار پر مشتمل ۲۸ر سوالات بھیجے اوران سوالوں کے جوابات طلب کئے۔حضور مفتیٔ اعظم علیہ الرحمۃ کے دفتر سے ان سوالوں کے جواب لکھنے کے لئے یہ ۲۸ر سوالوں والا استفتا مجھے دیا گیا۔ یہ استفتا اردو زبان اور انگریزی رسم الخط میں تھا اس کو اردو میں کیا گیا اور اردو ہی میں جواب لکھے گئے پھر جوابات کو انگریزی رسم الخط میں بھی کر دیا گیا تاکہ امریکہ وغیرہ میں جو لوگ اردو بولتے ہیں مگر اردو پڑھنا نہیں جانتے وہ بھی انگریزی رسم الخط کے ذریعہ پڑھ لیں۔ ۲۸ر سوالوں کے جواب ایک اچھا خاصا طویل مضمون ہو گیا جو غیر مقلدیت کا باطل شکن جواب اور فتنۂ نجدیت شیطانی توحید و وحدانیت کا رد باصواب بھی ہو گیا بعض احباب کی خواہش ہوئی کہ اسے ایک کتابچہ کی شکل میں شائع کر دیا جائے تاکہ اس کا فائدہ عام ہو جائے۔ لہٰذا اردو اور انگریزی دونوں رسم الخط میں اشاعت کی گئی۔ سوالات کی ٹوٹی پھوٹی جو عبارت تھی وہ باقی رکھی گئی تاکہ اصل سوالات میں تغیر نہ ہو۔ چونکہ سوالات امریکہ سے آئے تھے اس مناسبت سے اس کا نام فتاویٰ امریکہ رکھ دیا گیا۔ قارئین سے عرض ہے ہر سوال کو پہلے پڑھ کر نمبروار اس کا جواب پڑھیں۔

محمد اعظم غفرلہ

۶ر رجب المرجب ۱۴۳۱ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علامہ اقبال کہتے ہیں

گر نہیں جستجو حق میں ذوق و شوق — ہے فقط توحید و سنت امن و رحمت کا طریق

امتی کہلا کے پیغمبر کو تو رسوا نہ کر — فتنہ جنگ و جدال تقلید سے پیدا نہ کر

حق کی خدمت میں قابل توجہ چند سوالات

امت مسلمہ کے اندر اس وقت جو فساد و بگاڑ اور انتشار فرقہ بندی نظر آ رہی ہے اس کو دیکھ کر ہمارے ذہن میں مختلف سوالات پیدا ہو گئے ہیں۔ ہم مسلمانوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ ان سوالات پر سنجیدگی سے غور، ان کا حل تلاش کریں اور حق تک پہنچنے کی کوشش کریں اور اگر سنجیدہ و مدلل جواب دستیاب ہو جائے تو ہم کو بھی مطلع فرمائیں۔

۱۔ تقلید کی شرعی حیثیت کیا ہے یعنی فرض و سنت و واجب یا حرام؟

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسانوں کو ذلت سے بچانے، صراط مستقیم پر قائم رہنے اور آخرت میں نجات پانے کے لئے کیا چھوڑ کر گئے ہیں؟ چار اماموں کی تقلید یا اتباع کتاب و سنت جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "ترکت فیکم امرین لن تضلوا ماتمسکتم بهما کتاب اللہ وسنة رسوله" (مشکوٰۃ شریف) ترجمہ: میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے (وہ دو چیزیں) اللہ کی کتاب اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے؟

۳۔ اگر صحابہ کرام کسی کی تقلید کئے بغیر دین اسلام (کتاب وسنت) پر عمل پیرا تھے تو آج یہ ناممکن کیوں ہے؟

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق ہر زمانے میں حق پر قائم رہنے والی ایک جماعت رہے گی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے گی۔" (صحیح بخاری) پھر چاروں جماعتوں کو حق پر کہنا شریعت کی کس دلیل سے ہے؟

۵۔ کیا قیامت کے دن حنفی شافعی وغیرہ اپنے اماموں کے نام سے پکارے جائیں گے جنکی وہ تقلید کرتے تھے جیسے کہ ارشاد باری ہے "جس دن ہم بلائیں گے تمام انسانوں کو ان کے امام کے ساتھ"؟ سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۷)

۶۔ کیا شروع اسلام سے لیکر آج تک امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کوئی عالم یا فقیہ پیدا ہی نہیں ہوا؟ اگر ہوئے تو صرف انہیں چاروں کی تقلید کیوں ضروری ہے؟

۷۔ اگر چاروں میں سے کسی ایک کی تقلید کی تب بھی اس کی نجات کہاں؟ کیوں کہ حنفی مسلک کی مشہور کتاب "درمختار جس کے ۲۶ پر فتاوٰی شامی جلد ص نمبر ۱۲۰ ار میں ہے۔ "لعنت ہو ہمارے رب کی اس شخص پر ریت کے ذروں کے برابر جو ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کو رد کرے"۔ یعنی شافعیوں مالکیوں اور حنبلیوں پر رب کی لعنت ہوگی۔ پھر چاروں مسلک برحق کس طرح ہوئے۔ حنفیوں کے نزدیک صرف وہی حق پر ہیں باقی سب لعنت کے مستحق ہیں۔

۸۔ اگر چاروں مسلک حق پر ہیں یعنی چاروں اماموں کے مقلدین حق پر ہیں اور ہر شخص کو اپنے امام کی تقلید لازم ہے اب اگر ایک شافعی مسلک کا

آدمی امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کوفرض مانتا ہے اور پڑھتا ہے تو وہ حق پر ہے؟ اس لئے کہ وہ امام صاحب کی تقلید کر رہا ہے؟ اور ایک جماعت (موحدین) یہی عمل ناحق ہے؟ اس لئے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع کر رہا ہے؟

۹۔ کیا قیامت کے دن اللہ نمازیوں کا حساب حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی مسلک کے مطابق لے گا؟ یا آپ کی طرح امام شافعی کی تقلید میں امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھنے والے وہ حق پر اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع میں امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے والے کو باطل قرار دے گا؟

۱۰۔ ایک جماعت اتباع سنت سمجھ کر رفع یدین (یعنی رکوع سے قبل اور رکوع کے بعد اور تشہد کے اٹھنے کے بعد دونوں ہاتھوں کو کندھے تک اٹھائے) کرے تو اسے منسوخ متروک کہا جاتا ہے، اور یہی عمل (رفع یدین) شافعی مسلک کا کرے تو وہ منسوخ اور متروک کیوں نہیں؟

۱۱۔ کیا ہم اسلام کو چار فرقوں میں تقسیم کر کے گروہ بندی اور فرقہ بندی نہیں کر رہے ہیں جسے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں (لاتفرقوا) کہہ کر سختی سے روکا ہے؟

۱۲۔ کسی مقلد عالم، مفتی یا شیخ الحدیث کو کوئی صحیح حدیث مل جائے جو اس کے امام کے قول کے خلاف ہو تو اس عالم یا مفتی کو کیا کرنا چاہئے، اگر وہ یہ کہہ کر صحیح حدیث کو ٹال دے کہ ہمارے امام کا مسلک نہیں ہے تو وہ مومن رہا یا نہیں، جیسے کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے ''سو قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے، یہاں تک کہ تجھ کو منصف جانیں اور جھگڑے میں جو ان میں اٹھے پھر نہ پاویں اپنے جی میں تنگی تیرے فیصلے سے، اور قبول کرے خوشی سے''۔ (سورہ نساء آیت ۶۵)

۱۳۔ اگر چاروں امام مسائل کو قرآن یا حدیث سے لیتے رہے، تو آج علماء کرام کو مسائل قرآن وحدیث سے لینے میں کیا کوئی گناہ یا عذاب ملے گا؟

۱۴۔ اگر اسلام دائرہ ہے چار برحق اماموں میں تو اگر کسی شخص نے صرف ایک ہی امام کی تقلید کی تو کیا اس کو پورا اسلام ملا، ایسے کیوں نہیں کہ صرف ایک ہی حصہ ملا ہو باقی تین حصے چھوٹ گئے ہوں۔ چاروں امام کی تقلید کے لئے عمر یا دن کے چار حصہ کرنا ضروری تو نہیں۔ اگر ضروری نہیں تو کیا اسلام میں پورے داخل ہوئے جیسے کہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے۔''اے ایمان والوں اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ'' (سورہ بقرہ آیت ۲۰۸)

۱۵۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا صرف امام اعظم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہوگا یا چاروں اماموں کے جھنڈے بھی الگ الگ ہوں گے؟

۱۶۔ اگر نماز کو حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی طریقے پر ہی پڑھنا ضروری ہے تو، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نماز کا طریقہ کس کے لئے ضروری ہے؟ جیسے کہ حدیث میں ارشاد ہے ''صلوا کما رئیتمونی اصلی'' (بخاری شریف)۔ ترجمہ: نماز پڑھو جس طرح مجھے پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو۔

۱۷۔ حنفیوں نے تعصب کی بنیاد پر شافعی مذہب کے لوگوں کو اندھا دھند قتل کرنا شروع کر دیا اور جتنے شافعی ہاتھ لگے سب قتل کر ڈالے گئے (ظفر مبین ۳۹/۱) اگر احناف کے نزدیک شافعی حق پر تھے تو بے گناہ شافعیوں کا خون کیوں بہایا گیا؟

۱۸۔ اگر ایک جماعت (موحدین) رفع یدین کر کے سینے پر ہاتھ باندھے، آمین بالجہر کہے تو مخالفت میں کتابیں لکھی جاتی ہیں اور اسٹیج سجائے جاتے ہیں، وہ ہی عمل شافعی مسلک کا شخص کرے تو برحق ہے؟ ایسا کیوں؟

۱۹۔ اجماع کی تعریف کیا ہے؟ اور کن لوگوں کا اجماع معتبر ہے؟ کیا تقلید شخصی پر اجماع ہوا ہے؟ اگر ہوا ہے تو کب؟ کہاں اور کن کا؟

۲۰۔ ان چار اماموں نے کیسے تعلیم پائی؟ بذریعہ وحی یا دیگر آئمہ سے؟ اگر آئمہ سے انھوں نے تعلیم حاصل کی تو کیا ان کے اساتذہ ان سے افضل

۱ تھے یا مفضول؟ اگر افضل تھے تو ان کی تقلید کیوں نہیں کی جاتی؟ اور خود چاروں آئمہ رحمہم اللہ نے تقلید کے مطابق کیا فرمایا ہے؟

۲۔ چاروں آئمہ افضل ہیں یا چاروں خلفائے راشدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم؟ اگر خلفائے راشدین رحمۃ اللہ علیہم افضل ہیں تو پھر ان کی تقلید کیوں نہیں کی جاتی؟

۲۲۔ حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت حسین رضی اللہ عنہ، حضرت زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ، اور امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ چاروں آئمہ سے افضل ہیں۔ یا چار امام ان سے افضل ہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ان آئمہ کے مقلد کو تو ہم شیعہ رافضی کہیں اور ان سے کم درجہ کے آئمہ کی تقلید کو ہم فرض مانیں، اس تفریق کی وجہ کیا ہے؟

۲۳۔ تقلید شخصی کے متعلق قرآن وحدیث میں کیا حکم ہے؟ اگر تقلید کا حکم ہے تو آیت اور حدیث صاف صاف لکھ دیجئے جس میں یہ ہو کہ فلاں امام کی تقلید تم پر فرض ہے اور جو نہ کریں وہ لا مذہب ہے۔

۲۴۔ اگر چار آئمہ اپنی طرف سے یہ کوشش کرتے رہیں کہ مسائل قرآن اور حدیث سے لائیں تو ہم ایسا کیوں نہیں کر سکتے؟

۲۵۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد چاروں آئمہ میں سے کس کی تقلید کریں گے؟ اور چاروں میں سے کس کی فقہ کو نافذ کریں گے اور کس کی تبلیغ کریں گے؟ اس سلسلے میں قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مطلوب ہے؟

۲۶۔ کیا تقلید میں ہم امام کے قول کے مقابلے میں حدیث رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ترک کر کے جنت سے محروم نہیں ہو رہے ہیں؟ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا'' (بخاری شریف)

۲۷۔ کیا قبر میں یہ پوچھا جائے گا تو کس امام کا مقلد تھا یا تیرا امام کون ہے؟

۲۸۔ کیا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابلے غیر نبی کی اطاعت کر کے اپنے اعمال برباد نہیں کر رہے ہیں؟ جیسا کہ ارشاد باری ہے'' اے لوگوں جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرو (اور اطاعت سے منہ نہ موڑ کر) اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔'' (سورہ محمد آیت ۲۳)

آخر میں مودبانہ التماس ہے کہ ان سوالات پر سنجیدگی سے غور کریں اور اگر کوئی اختلافی تشنگی باقی رہ جائے تو قرآن اور حدیث کی طرف رجوع کریں جیسا کہ قرآنی اصول اور ہمارے ایمان کا تقاضہ ہے۔'' اے ایمان والوں! حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اور حاکموں کا جو تم میں سے ہوں پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز وں میں تو اس کو رجوع کرو طرف اللہ کے اور رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے، اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر'' (سورہ نساء آیت ۵۹) آپکی ایمانی غیرت اور دینی حمیت کا تقاضہ ہے کہ آپ حق کی جستجو کریں کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم چاروں مسلکوں میں تقسیم ہو کر صراط مستقیم چھوڑ کر شیطان کی راہ پر چل رہے ہیں، جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے ایک سیدھی لکیر کھینچی پھر دو لکیریں اس کے دائیں اور دو لکیریں اس کے بائیں کھینچی پھر درمیانی لکیر پر دست مبارک رکھ کر فرمایا یہ اللہ کی راہ ہے، پھر یہ آیت پڑھی ''اور یہ میری سیدھی راہ ہے اس پر چلو اور دوسری راہوں پر مت چلو وہ تم کو اللہ کی راہ سے ہٹا دیگی''۔ (ابن ماجہ) اور اس کے علاوہ ایک اور روایت مسند احمد اور نسائی میں ہے جس میں یہ اضافہ ہے کہ درمیانی سیدھی لکیر صراط مستقیم والی راہ ہے بقایا راہیں شیطان کی راہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ڈاکٹر اقبال تو حنفی ہیں سوالات کی ابتدا میں ان کے دو اشعار کو لکھنا اور دوسرے شعر میں تقلید سے تقلید ائمہ مراد لینا بالکل غلط ہے تقلید سے ان کی مراد آباء واجداد کی غلط باتوں وغلط خیالات میں تقلید مراد ہے یہ غیر مقلدین کی عادت وخیانت ہے کہ وہ قرآن وحدیث وغیرہ میں متکلم کی مراد کی بجائے اپنی من مانی من گڑھت مراد لیتے ہیں۔ محمد اعظم غفرلہ

الجواب (۱) تقلید کے دو معنی ہیں ایک لغوی دوسرا شرعی لغوی معنی ہے گلے میں قلادہ یعنی ہار یا پٹا ڈالنا تقلید کے شرعی معنی ہیں کسی کے قول وفعل کو اپنے اوپر لازم شرعی جاننا یہ سمجھ کر کہ اس کا کلام اور اس کا کام ہمارے لئے حجت ودلیل ہے کیونکہ یہ شرعی محقق ہے جیسے کہ ہم مسائل شرعیہ میں اپنے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول وفعل اپنے لئے دلیل سمجھتے ہیں اور دلائل شرعیہ میں نظر نہیں کرتے اصول فقہ کی مشہور کتاب نور الانوار بحث تقلید میں ہے۔ اَلتَّقْلِیْدُ اِتِّبَاعُ الرَّجُلِ غَیْرَہٗ فِیْمَا سَمِعَہٗ یَقُوْلُ اَوْفِیْ فِعْلِہٖ عَلٰی زَعْمِ اَنَّہٗ مُحَقِّقٌ بِلَا نَظْرٍ فِی الدَّلِیْلِ یعنی تقلید شرعی کے معنی ہیں کسی شخص کا اپنے غیر کی اتباع کرنا اس کے قول یا اس کے فعل میں دلیل میں نظر کئے بغیر یہ سمجھ کر کہ وہ محقق ہے نیز امام غزالی کتاب المستصفیٰ جلد دوم میں فرماتے ہیں اَلتَّقْلِیْدُ ھُوَ قَبُوْلُ قَوْلٍ بِلَا حُجَّۃٍ یعنی محقق شرعی کے قول کو قبول کر لینا بغیر دلیل کے۔ تقلید کی اس تعریف سے معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اطاعت کو تقلید نہیں کہہ سکتے کیونکہ ان کا ہر قول وفعل دلیل شرعی ہے اور تقلید میں دلیل شرعی کو نہ دیکھا ہوتا ہے لہٰذا ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتی کہلائیں گے نہ کہ مقلد اسی طرح صحابۂ کرام وائمۂ دین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امتی ہیں نہ کہ مقلد اسی طرح عالم دین ومفتی شرع متین کی اطاعت جو عام مسلمان کرتے ہیں اس کو بھی تقلید نہ کہا جائے گا کیوں کہ کوئی بھی ان عالموں کی بات یا ان کے کام کو حجت نہیں بناتا بلکہ یہ سمجھ کر ان کی بات مانتا ہے کہ عالم مولوی ہیں کتاب دیکھ کر کہہ رہے ہونگے اگر ثابت ہو جائے ان کا یہ قول غلط تھا کتب فقہ کے خلاف تھا تو کوئی بھی نہ مانے برخلاف قول امام ابوحنیفہ کے کہ اگر وہ قرآن یا حدیث یا اجماع امت کو دیکھ کر مسئلہ بیان فرمادیں تو بھی قبول اور اگر اپنے قیاس سے حکم دے دیں تو بھی قبول ہوگا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت اور علماء کرام کا اتباع یہ تقلید نہیں اور امام ابوحنیفہ وغیرہ ائمہ کا اتباع تقلید ہے یہ فرق ضرور یاد رکھنا چاہئے۔

تقلید دو طرح کی ہے شرعی غیر شرعی تقلید شرعی شریعت کے احکام میں کسی امام کی پیروی کرنے کو کہتے ہیں جیسے نماز، روزے، حج، زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل میں ائمۂ دین کی اطاعت کی جاتی ہے یہ تقلید واجب ہے اور تقلید غیر شرعی دنیاوی باتوں میں کسی کی پیروی کرنا جیسے اطباء علم طب میں بوعلی سینا کی اور شعراء بڑے بڑے شعراء کی اسی طرح ہر پیشہ ور اپنے پیشہ میں اس فن کے ماہرین کی پیروی کرتا ہے یہ تقلید دنیوی جائز ہے۔ صوفیاء کرام جو وظائف اور اعمال میں اپنے مشائخ کے قول وفعل کی پیروی کرتے ہیں وہ تقلید دینی تو ہے مگر تقلید فی الشریعۃ نہیں بلکہ تقلید فی الطریقت ہے اس لئے کہ یہ شرعی مسائل حرام وحلال میں تقلید نہیں ہاں جس چیز میں تقلید ہے وہ دینی کام ہے تقلید غیر شرعی اگر شریعت کے خلاف میں ہے تو حرام ہے۔ اگر خلافِ اسلام نہ ہو تو جائز ہے بوڑھی عورتیں اپنے باپ دادا کی ایجاد کی ہوئی شادی غمی کی ان رسموں کی پابندی کریں جو خلاف شریعت ہیں تو یہ تقلید ناجائز وحرام ہے ایسی ہی حرام تقلید کے بارے میں قرآن کریم جگہ جگہ ممانعت فرماتا ہے اور ایسی تقلید کرنے والوں کی برائی بیان فرماتا ہے قرآن کریم میں ہے وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّبِعُوْا مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا اَلْفَیْنَا عَلَیْہِ اٰبَاءَ نَا اور جب ان سے کہا جائے کہ اللہ کے اتارے پر چلو تو کہیں ہم تو اس پر چلیں گے جس پر اپنے باپ دادا کو پایا اس آیت میں اور اس جیسی دوسری آیتوں میں اسی تقلید کی برائی کی گئی ہے جو باپ دادوں کے حرام وناجائز کاموں میں کی جائے کہ چونکہ ہمارے باپ دادا ایسا کرتے تھے ہم بھی ایسا کریں گے چاہے یہ کام ناجائز ہی کیوں نہ ہو یہ تقلید حرام اور

بعض صورت میں کفر ہے رہی تقلید شرعی ائمہ دین امام ابوحنیفہ وغیرہ کی تقلید اس سے ان آیات کا کوئی تعلق نہیں ان آیات سے تقلید ائمہ کو شرک یا حرام کہنا محض بے دینی ہے۔

الجواب: (۲) بے شک قرآن اور حدیث رہبری کے لئے کافی ہیں اور ان میں سب کچھ ہے مگر ان سے مسائل و احکام نکالنے کی قابلیت ہونا چاہئے سمندر میں موتی ہیں مگر ان کو نکالنے کے لئے غوطہ خور کی ضرورت ہے ائمہ دین قرآن وحدیث کے سمندر کے غوطہ زن ہیں طب کی کتابوں میں سب کچھ لکھا ہے مگر ہم کو حکیم کے پاس جانا اور اس سے نسخہ تجویز کرانا ضروری ہے ائمہ دین طبیب ہیں قرآن وحدیث کے احکام کا علم صحیح بغیر ان کی تقلید کے حاصل کرنا ہمارے آپ کے لئے ممکن نہیں وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ اور ہم نے قرآن کو آسان کر دیا اس آیت میں فرمایا گیا ہے کہ ہم نے قرآن کو پڑھنے اور حفظ کرنے کے لئے آسان کر دیا نہ کہ اس سے مسائل و احکام استنباط و استخراج کرنے کے لئے کہ ہرا یرا غیرا اجتہاد سے بے بہرہ الٹے سیدھے من مانی غیر مقلدوں کی طرح قرآن سے احکام کا استخراج کرنے لگے اگر قرآن سے مسائل نکالنا آسان ہے تو پھر حدیث کی بھی کیا ضرورت قرآن میں سب کچھ ہے اور قرآن آسان ہے نیز پھر قرآن سکھانے کے لئے نبی کیوں آئے قرآن میں ہے وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ اور وہ نبی اہل ایمان کو کتاب اللہ اور حکمت کی باتیں سکھاتے ہیں قرآن وحدیث روحانی دوائیں ہیں اور چاروں امام روحانی طبیب ہیں۔ استاذ المحدثین امام اعمش شاگرد حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ واستاذ امام اعظم نے امام سے کہا اے گروہ فقہاء تم طبیب ہو اور ہم محدثین عطار (یعنی دواء فروش) اور اے ابوحنیفہ تم نے تو دونوں جانب لئے۔ امام اجل سفیان ثوری نے ہمارے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہا آپ کو وہ علم کھلتا ہے جس سے ہم سب غافل ہوتے ہیں اور فرمایا ابوحنیفہ کا خلاف کرنے والا اس کا محتاج ہے کہ اُن سے مرتبہ میں بڑا اور علم میں زیادہ ہو اور ایسا ہونا دور ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ا رکا حاشیہ وغیرہ)

الجواب (۳) صحابۂ کرام کو کسی کی تقلید کی ضرورت نہ تھی وہ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت کی برکت سے تمام مسلمانوں کے امام اور پیشوا ہیں کہ ائمہ دین امام ابوحنیفہ و امام شافعی و امام مالک و امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان کی پیروی کرتے ہیں مشکوٰۃ شریف باب فضائل الصحابہ میں ہے اَصْحَابِیْ كَالنُّجُوْمِ بِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں تم جن کی پیروی کروگے ہدایت پا لوگے۔ دوسری حدیث ہے عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ تم میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت کو لازم پکڑو۔ اگر صحابۂ کرام مقلد نہ تھے تو انھیں کی طرح ہم بھی مقلد نہیں یہ کہنا تو ایسا ہے جیسے کہ کوئی کہے ہم کسی کے امتی نہیں جیسے ہمارے نبی علیہ السلام کسی کے امتی نہ تھے تو امتی نہ ہونا سنت رسول اللہ ہے تو اس سے یہ کہا جائے گا کہ حضور علیہ السلام تو خود ہی نبی ہیں سب آپ کی امت ہیں وہ کس کے امتی ہوتے ہمارے لئے امتی ہونا ضروری ہے۔ ایسے ہی صحابۂ کرام تمام مسلمانوں کے امام ہیں ان کا کون مسلمان امام ہوتا۔ نہر سے پانی اس کھیت کو دیا جائے گا جو دریا سے دور ہو۔ صحابۂ کرام تو دریائے علم و معرفت نبی علیہ السلام سے قریب ہیں ان کو مسائل احکام دین معلوم کرنے کے لئے نہر ائمہ دین کی ضرورت نہیں۔ صحابۂ کرام صفِ اول کے مقتدی ہیں وہ بلا واسطہ سمندر سینۂ پاک مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیض لینے والے ہیں ہم چونکہ اس سمندر سے دور ہیں لہٰذا ہم کسی نہر کے حاجتمند ہیں۔ پھر سمندر سے ہزار ہا دریا جاری ہوتے ہیں جن سب میں پانی تو سمندر ہی کا ہے مگر ان سب کے نام اور راستے جدا ہیں ایسے ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آبِ رحمت و علم کے سمندر ہیں اس سینۂ پاک میں سے جو نہر امام ابوحنیفہ کے سینۂ پاک سے ہوتی ہوئی آئی اسے مذہب حنفی کہا گیا۔ جو امام مالک کے سینۂ پاک سے ہوتی ہوئی آئی وہ مذہب مالکی کہلایا اسی طرح مذہب شافعی و حنبلی۔ پانی سب کا ایک ہے مگر نام جداگانہ اور ان نہروں کی ہمیں ضرورت

پڑی نہ کہ صحابۂ کرام کو جیسے حدیث کی اسناد ہمارے لئے ہے صحابۂ کرام کے لئے نہیں۔

الجواب (۴) حنفی، شافعی وغیرہ چند راستے نہیں بلکہ ایک اسٹیشن کی چار سڑکیں ہیں یا ایک دریا کی چار نہریں۔ چند راستے ہوتے ہیں عقائد بدلے سے۔ چاروں مذہب کے عقائد یکساں ہیں سب ایک جماعت اہل سنت و جماعت ہیں یہی قیامت تک حق پر قائم رہنے والی جماعت ہے ان کا اختلاف صرف کیفیت اعمال میں فروعی اختلاف ہے جیسا کہ خود صحابۂ کرام میں فروعی اختلاف رہا۔ اور حدیث میں ہے اِخْتِلَافُ اُمَّتِیْ رَحْمَۃٌ میری امت کے علماء حق کا فروعی اختلاف رحمت ہے۔

الجواب (۵) قرآن کریم میں ہے یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے جس کی وہ دنیا میں اتباع کرتے تھے۔ حضرت ابن عباس رئیس المفسرین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا اس سے وہ امام زمانہ مراد ہے جس کی دعوت پر دنیا میں لوگ چلے خواہ اس نے حق کی دعوت دی ہو یا باطل کی حاصل یہ ہے کہ ہر قوم اپنے سردار کے ساتھ جمع ہوگی جس کے حکم پر دنیا میں چلتی رہی اور انھیں اسی کے نام سے پکارا جائیگا کہ اے فلاں کے متبعین (کنز الایمان وخزائن العرفان) اس آیت کی تفسیر تفسیر روح البیان میں اس طرح ہے اَوْ مُقَدَّمٍ فِی الدِّیْنِ فَیُقَالُ یَا حَنَفِیُّ یَا شَافِعِیُّ یا آیت میں امام سے مراد دینی پیشوا ہے تو قیامت میں کہا جائے گا اے حنفی اے شافعی۔ اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن ہر انسان کو اس کے امام کے ساتھ بلایا جائے گا یوں کہا جائے گا اے حنفیو اے شافعیو اے مالکیو اے حنبلیو تو جس نے امام کو نہ پکڑا اس کی تقلید نہ کی اس کو کس کے ساتھ بلایا جائے گا اس کے بارے میں صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ جس کا کوئی امام نہیں اس کا امام شیطان ہے۔

الجواب (۶) ان چاروں اماموں سے پہلے صحابہ وتابعین میں بھی مجتہد وفقیہ ہوئے اور ان کے بعد بھی بڑے بڑے فقیہ پیدا ہوئے لیکن ان چار وں اماموں نے قرآن وحدیث واجماع وقیاس دلائل شرعیہ سے اپنے بے پناہ کسبی و وہبی علوم کے ذریعہ بے مثال محنت ومشقت بے مثال تحقیق وتدقیق کر کے جو مکمل فقہ کی تدوین وترتیب کر کے انسان کی زندگی کے ہر باب ہر پہلو ہر شعبہ موت وزیست سے متعلق اسلامی قوانین کی جتنی اور جیسی کتابیں تصنیف کی ہیں ایسی جامع اور مفصل ومدلل کتابیں ان چاروں اماموں سے پہلے کسی فقیہ ومجتہد نے مدون ومرتب نہیں کی تھیں اور ان کے بعد ایسی کتاب فقہ کی تدوین کی امید نہ تھی اور ان چاروں اماموں کی فقہ دوسرے فقہاء کی فقہ سے مستغنی کرنے والی تھی اس لئے سو تیسری صدی ہجری میں علماء حق نے اس بات پر اجماع کر لیا کہ اب انھیں چاروں ائمۂ اہلسنت میں سے کسی ایک کی تقلید کی جائے ان کے علاوہ کسی اور کی تقلید جائز نہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اپنی کتاب الانصاف میں لکھتے ہیں بَعْدَ الْمِئَتَیْنِ ظَهَرَ بَیْنَهُمُ اتِّبَاعُهُمُ الْمُجْتَهِدِیْنَ بِاَعْیَانِهِمْ یعنی دو صدی ہجری کے بعد خاص ایک مجتہد کی پیروی رائج ہوئی مسلمانوں کے درمیان اور اس زمانے میں یہی واجب ہے طحطاوی حاشیۂ درمختار میں ہے هٰذِهِ الْفِرْقَةُ النَّاجِیَةُ قَدِ اجْتَمَعَتِ الْیَوْمَ فِیْ مَذَاهِبَ اَرْبَعَةٍ هُمُ الْحَنَفِیُّوْنَ وَالْمَالِكِیُّوْنَ وَالشَّافِعِیُّوْنَ وَالْحَنْبَلِیُّوْنَ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ وَمَنْ كَانَ خَارِجًا عَنْ هٰذِهِ الْاَرْبَعَةِ فِیْ هٰذِهِ الزَّمَانِ فَهُوَ مِنْ اَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالنَّارِ یعنی فرقۂ ناجیہ اہلسنت وجماعت اہل حق کا گروہ انھیں ائمۂ اربعہ کی تقلید میں مجتمع ومنحصر ہو گیا جو ان چاروں سے باہر ہوگا وہ بدمذہب اور ناری ہے۔

الجواب (۷) درمختار میں ریتوں کی گنتیوں کے برابر اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر کی گئی ہے جو ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے قول کو رد کرے حق نہ جانے جیسے غیر مقلدین ایسوں ہی پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کی گئی ہے اور شافعی اور مالکی وحنبلی جو اپنے مذہب پر چلتے ہوئے مذہب حنفی کو

بھی حق مانتے ہیں ان پر لعنت کیوں ہوگی وہ حضرات بھی تو سنی مقلد ہونے کی وجہ سے فرقۂ ناجیہ اہلسنت و جماعت سے ہیں۔ اصل میں درمختار میں حضرت عبداللہ بن مبارک کے چند اشعار ہیں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کی مدح میں نویں اور دسویں اشعار میں فرمایا کہ امام شافعی بن ادریس نے ابوحنیفہ کی شان میں فرمایا کہ فقیہ لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کی فقہ پر عیال ہیں اس سے استفادہ کے محتاج ہیں آخری شعر میں فرمایا ریتوں کی گنتیوں کے برابر ہمارے رب کی لعنت اس پر جس نے ابوحنیفہ کے قول کو رد کیا درمختار کے حاشیہ ردالمحتار میں ہے قولہ(عَلٰی مَنْ رَدَّ قَوْلَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ)اَیْ عَلٰی مَنْ رَدَّ مَاقَالَہٗ مِنَ الْاَحْکَامِ الشَّرْعِیَّۃِ مُحْتَقِرًا لَھَا فَاِنَّ ذٰلِکَ مُوْجِبُ الطَّرْدِ وَالْاِبْعَادِ یعنی لعنت اس پر ہے جس نے ابوحنیفہ کے اقوال واحکام کو تحقیراً رد کیا کہ یقیناً یہ بات موجب لعنت ہے۔ اور یہ غیر مقلدین کا شیوہ ہے انھیں جیسوں پر لعنت بھیجی گئی ہے حضرت عبداللہ بن مبارک اور امام شافعی فقیہ و مجتہد ہیں وہ تو امام اعظم ابوحنیفہ کی تعریف کر رہے ہیں۔ سائل کی یہ خیانت ہے کہ وہ ابوحنیفہ کے قول کے رد کرنے سے مراد لے رہا ہے ان کے اور دوسرے اماموں کے درمیانی اختلاف کو اور شافعیوں، مالکیوں، حنبلیوں پر لعنت سمجھ رہا ہے حالانکہ کی لعنت غیر مقلدین پر کی گئی ہے۔ جو امام اعظم ابوحنیفہ کے احکام شرعیہ کو احتقار کے ساتھ رد کرتے ہیں اور نہیں مانتے۔

الجواب (۸) مذہب امام شافعی کا مقلد جب امام کے پیچھے سورۂ فاتحہ پڑھے گا فرض سمجھ کر تو وہ حق پر اس لئے ہے کہ وہ اپنے امام کی تقلید کر رہا ہے اور جو غیر مقلد سورۂ فاتحہ پڑھے گا امام کے پیچھے اگر چہ وہ اپنی سمجھ سے حدیث پر عمل کرنے کی نیت سے پڑھے تو وہ ناحق ہے کہ براہ راست حدیث پر عمل کرنا چاہتا ہے اور یہ اس کے لئے ناجائز ہے اس لئے کہ بے تقلید امام ہے۔

الجواب (۹) قرآن کریم میں ہے یَوْمَ نَدْعُوْا کُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِھِمْ جس دن ہر جماعت کو ہم اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے۔ اس کی تفسیر تفسیر روح البیان میں اس طرح ہے اَوْمُقَدَّمٍ فِیْ الدِّیْنِ یا امام دینی پیشوا ہے تو قیامت میں اس طرح بلایا جائیگا اے حنفی اے شافعی اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن ہر انسان کو اس کے امام و پیشوا کے ساتھ بلایا جائے گا یوں کہ اے حنفیو اے شافعیو اے مالکیو اے حنبلیو چلو۔ اور جب خاص مذہب کے نام سے پکارے گا تو خاص مذہب خاص مسلک کے مطابق نمازیوں کا حساب بھی لے گا۔

الجواب (۱۰) مکلّف دو طرح کے ہیں ایک مجتہد دوسرے غیر مجتہد۔ مجتہد وہ ہے جس میں اس قدر علمی لیاقت اور قابلیت ہو کہ قرآنی اشارات و رموز سمجھ سکے اور قرآن و حدیث کے مقاصد و مطالب کو پہچان سکے ان سے مسائل نکال سکے ان کے ناسخ و منسوخ کا پورا علم رکھتا ہو علم صرف و نحو و لغت و علم بلاغت معانی و بیان وغیرہ علوم میں اس کو پوری مہارت حاصل ہو احکام کی تمام آیتوں اور حدیثوں پر اس کی نظر ہو اس کے ساتھ ذکی اور خوش فہم ہو (اس کے لئے دیکھو تفسیرات احمدیہ وغیرہ) اور جو اس درجہ پر نہ پہنچا ہو وہ غیر مجتہد ہے غیر مجتہد کے لئے تقلید واجب ہے۔ مجتہد کے لئے تقلید منع ہے۔ آج کل کے مقلد اور غیر مقلد مولوی کہلانے والے سب غیر مجتہد ہیں اور غیر مجتہد کو قرآن یا حدیث سے مسائل اخذ کرنا بغیر کسی امام کی تقلید کے ہرگز جائز نہیں کہ وہ اس کا اہل نہیں۔ شافعی مسلک والا رفع یدین کرتا ہے تو امام شافعی کی تقلید کے ذریعہ کرتا ہے اس لئے وہ عمل حق و مقبول ہے کیونکہ امام شافعی کے نزدیک رفع یدین کی حدیث منسوخ و متروک نہیں۔ اور غیر مقلدین رفع یدین کریں تو درست نہیں کہ یہ بے تقلید امام کرتے ہیں اور یہ اس کے اہل نہیں۔ ایک غیر مقلد مولوی نے دعویٰ اجتہاد کیا تھا ایک حنفی عالم نے ان سے صرف اتنا پوچھا کہ سورۂ تکاثر سے کس قدر مسائل آپ نکال سکتے ہیں اور اس میں حقیقت و مجاز، صریح و کنایہ، ظاہر و نص کتنے ہیں ان بے چارے نے ان چیزوں کے نام بھی نہ سنے تھے۔ بعض غیر مقلدین کہتے ہیں کہ ہم میں اجتہاد کرنے کی قوت ہے لہٰذا ہم کسی کی تقلید نہیں کرتے اس کے

لئے طویل گفتگو کی ضرورت نہیں ہم صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ اجتہاد کے لئے کس قدر علم کی ضرورت ہے اوران لوگوں کو وہ قوت علمی حاصل ہے یا نہیں حضرت امام رازی، حضرت امام غزالی، حضور غوث اعظم جیلانی بغدادی، حضرت بایزید بسطامی، حضرت شاہ بہاء الحق نقشبند، بحر العلوم حضرت مولانا عبدالعلی فرنگی محلی، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی ایسے پایہ کے علماء ومشائخ گزرے ہیں کہ ان پر اہل اسلام جس قدر بھی فخر کریں کم ہے مگران حضرات میں سے کوئی صاحب بھی مجتہد نہ ہوئے بلکہ سب مقلد ہی ہوئے خواہ امام شافعی کے مقلد ہوں یا امام ابوحنیفہ وغیرہ کے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ زمانہ موجودہ میں کون ان کی قابلیت کا ہے جب ان حضرات کا علم مجتہد بننے کے لئے کافی نہ ہوا تو جن بیچاروں کو ابھی حدیث کی کتابوں کے نام لینا بھی نہ آئے وہ کس شمار میں ہیں۔

الجواب (۱۱) چاروں امام امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد بن حنبل اہل سنت و جماعت سے ہیں عقائد سب کے ایک ہیں ان حضرات کا اختلاف صرف کیفیت اعمال میں فروعی اختلاف ہے۔ نجدیوں غیر مقلدوں سے پہلے حرم شریف مسجد حرام میں چار مصلے تھے حنفی مصلے، شافعی مصلے، مالکی مصلے، حنبلی مصلے، چاروں مصلے کے الگ الگ امام تھے سب سنی مقلد تھے۔ چاروں مذہب کے علماء وائمہ مسجد حرام ایک دوسرے کا احترام کرتے تھے نمازیں اپنے اپنے امام کے مذہب کے مطابق پڑھتے تھے۔ مولوی بشیر احمد قادری دیوبندی مدرس مدرسہ قاسم العلوم (پاکستان) لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں اس (غیر مقلد) فرقے کا ظہور و وجود انگریز کی نظر کرم اور چشم التفات کا رہین منت ہے۔ ہندوستان میں جب انگریز نے اپنے منحوس قدم جمائے تو اس نے مسلمانوں میں انتشار و خلفشار اختلاف وافتراق اور تشتت ولامرکزیت پیدا کرنے کے لئے "لڑاؤ اور حکومت کرو" کے شاطرانہ اصول کے تحت یہاں کے باشندگان کو مذہبی آزادی دی کیونکہ وہ ابلیس سیاست تھا بنابریں وہ بخوبی جانتا تھا کہ مذہبی آزاد خیالی ہی تمام فتنوں کا منبع مصدر اور سرچشمہ ہے۔ اس مذہبی آزادی کے نتیجے میں فرقہ غیر مقلدین ظہور پذیر ہوا (اہل حدیث اور انگریز ص ۶) تالیف مولوی بشیر احمد قادری دیوبندی۔

جب عقائد چاروں اماموں کے ایک ہیں تو ایک فرقہ ہوئے نہ کہ چند۔ ولاتفرقوا کی آیت میں ان خیالات وافعال سے ممانعت کی گئی ہے جو مسلمانوں کے درمیان تفرق کا سبب ہوں طریق مسلمین مذہب اہل سنت و جماعت کے سوا کوئی راہ اختیار کرنا دین میں تفرق کا سبب ہے جیسے فرقہ غیر مقلدین کہ ان کے باطل خیالات وافعال امت مسلمہ کے تفرق کا سبب ہیں۔

الجواب (۱۲) اگر کوئی مقلد عالم یا مفتی یا شیخ الحدیث کو کوئی ایسی حدیث ملے جو اس کے امام کے قول کے خلاف معلوم ہوتی ہو اس عالم مفتی شیخ الحدیث کو اپنے امام کے فقہ کی کتب حدیث یا اس امام کے فقہ کی کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہئے جیسے مذاہب حنفی کی کتاب حدیث طحاوی شریف اور موطا امام محمد اور مذہب حنفی کی کتب فقہ ہدایہ در مختار وغیرہ تا کہ معلوم ہو جائے کہ اپنے امام نے اس حدیث کے منسوخ ہونے کی بنا پر یا ان کے نزدیک اس حدیث کے صحیح نہ ہونے کی بنا پر عمل نہیں کیا یا اس حدیث کا ان کے نزدیک کوئی ایسا معنی ہے جس معنی کے لحاظ سے قول امام سے مخالفت نہیں ہوتی۔ اگر کتابوں کی طرف رجوع کئے بغیر کہدے کہ یہ حدیث ہمارے مسلک کے خلاف ہے ہمارے امام کا اس کے ظاہری معنی پر عمل نہیں تو اس میں کوئی قباحت نہیں اس آیت کریمہ کو یہاں پیش کرنا بالکل نادانی اور بے موقع ہے۔

الجواب (۱۳) قرآن وحدیث بہت بڑی اللہ ورسول کی امانات ہیں اس مانت سے مسائل دینیہ کے استخراج پر جو قادر ہیں یعنی مجتہدین وہی اس امانت کے اہل ہیں غیر مجتہد جیسے آج کل کے علماء جو استخراج مسائل پر قادر نہیں ان کو قرآن وحدیث سے مسائل استنباط کرنا یا ان کو اس کا اہل سمجھنا امانت قرآن وحدیث کو ضائع کرنا ہے اور حدیث میں ہے قرب قیامت کی علامات میں سے ہے کہ دین کا کام نااہل کرنے لگیں

جیسے غیر مقلدین زمانہ کا بے تقلید امام الٹے سیدھے قرآن وحدیث سے غلط سلط مسائل بیان کرنا۔

الجواب (۱۴) تقلید کے معنی یہ ہیں کہ چاروں اماموں کو برحق جانتے ہوئے کسی ایک امام کی پیروی کرے تمام مسائل شرعیہ پر عمل کرنے میں جب کسی ایک امام کی پیروی کرنے لگا تمام مسائل میں تو اب اسلام میں پورا داخل ہوگیا اور جیسے تقلید نہ کرنا نا جائز ہے ایسے ہی یہ بھی نا جائز ہے کہ کچھ مسائل میں ایک امام کی پیروی کرے اور کچھ مسائل میں دوسرے امام کی بلکہ تمام مسائل میں ایک ہی امام کی پیروی واجب ہے کہ چاروں کی فقہ مکمل ہے اور جواب تک جس امام کی تقلید کررہا ہے آئندہ بھی اسی کی تقلید کرے اور یہ جائز نہیں کہ حنفی شافعی بن جائے یا شافعی حنفی بن جائے۔

الجواب (۱۵) حضور اقدس رسول اعظم امام الانبیاء محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو لواء الحمد مرحمت ہوگا اسی ایک جھنڈے کے نیچے تمام مومنین حضرات حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آخر تک سب چاروں امام بھی اسی کے نیچے ہوں گے تا کہ وہاں بھی ظاہر ہو جائے سب پر کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علم کے سمندر ہیں اور یہ چاروں امام اسی ایک سمندر کی چار ندیاں ہیں۔

الجواب (۱۶) چاروں اماموں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقہ نماز کو بیان فرمایا ہے ان کا بیان کیا ہوا طریقہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ ہے جو ان اماموں میں سے کسی ایک کے طریقے پر نماز پڑھے گا وہ نماز رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے طریقے پر ہوگی۔

الجواب (۱۷) یہ حنفیوں پر بہتان اور افتراء ہے کہ انھوں نے کسی زمانے میں کسی جگہ شافعیوں کو ادھا دھند قتل کر دیا ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ نجدی عقائد والے غیر مقلدین جو اپنے آپ کو آمین بالجہر کہنے اور رفع یدین کرنے کی بنا پر کہیں کہیں شافعی کہلاتے ہیں انھیں لوگوں کو سنی حنفیوں نے کہیں قتل کیا ہو ان کی کسی شرارت کی بنا پر مگر یہ شافعی کہاں ہیں شافعی تو وہ ہے جو سنی صحیح العقیدہ ہو اور امام شافعی کے مذہب پر چلتا ہو نجدی عقیدہ والے بلند آواز سے آمین کہنے والے اور ہاتھ اٹھانے والے ہرگز شافعی نہیں۔

الجواب (۱۸) اللہ تعالیٰ جل وعلا ہمیں تعلیم فرما رہا ہے صراط مستقیم پر چلنے کی دعا بتا رہا ہے اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَيۡهِمۡ اے رب العالمین ہم کو سیدھا راستہ چلا ان کا راستہ جن پر تو نے انعام کیا اس سے معلوم ہوا کہ صراط مستقیم وہی ہے جن پر اللہ کے نیک بندے چلے ہوں اور تمام مفسرین، محدثین فقہاء، اولیاء اللہ، غوث وقطب وابدال اللہ کے نیک بندے ہیں وہ سب ہی مقلد گزرے لہٰذا تقلید ہی سیدھا راستہ ہوا کوئی محدث ومفسر غیر مقلد نہ گزرا غیر مقلد وہ ہے جو غیر مجتہد ہو اور تقلید نہ کرے شافعی مذہب کا آمین بالجہر کہے گا تو امام شافعی کی تقلید کی بنا پر اس لئے برحق ہے اور جو نہ مجتہد ہے اور نہ کسی امام کا مقلد جیسے غیر مقلدین زمانہ ان کا آمین بالجہر کہنا ناحق ہے کہ یہ لوگ بے تقلید امام قرآن اور حدیث پر عمل کرنے کے اہل نہیں۔

الجواب (۱۹) اصول فقہ حنفی کی مشہور عالم کتاب نور الانوار میں ہے اَلۡاِجۡمَاعُ فِی الشَّرِيۡعَةِ اِتِّفَاقُ مُجۡتَهِدِيۡنَ صَالِحِيۡنَ مِنۡ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ عَلَيۡهِ السَّلَامُ فِیۡ عَصۡرٍ وَاحِدٍ عَلٰی اَمۡرٍ قَوۡلِیٍّ اَوۡ فِعۡلِیٍّ اور نور الانوار کے متن منار میں ہے وَاَهۡلُ الۡاِجۡمَاعِ مَنۡ كَانَ مُجۡتَهِدًا صَالِحًا اِلَّا فِيۡمَا يُسۡتَغۡنٰی فِيۡهِ عَنِ الۡاِجۡتِهَادِ لَيۡسَ فِيۡهِ هَوًی وَلَا فِسۡقٌ یعنی شریعت میں اجماع کا معنی ہے کسی اجتہادی امر قولی یا فعلی پر کسی ایک زمانہ میں مجتہدین امت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتفاق کر لینا یا کسی غیر اجتہادی امر قولی یا فعلی پر کسی ایک زمانہ میں علماء غیر علماء صالحین امت کا اتفاق کر لینا جیسے دوسری صدی ہجری کے بعد تیسری صدی ہجری میں حرمین طیبین ودیگر بلاد اسلام کے علماء غیر علماء تمام

صالحین امت کا اتفاق کر لینا ائمۂ اربعہ میں سے کسی ایک امام کی تقلید پر یہ ایک اجماع کی مثال ہے۔ اس کی تفصیل حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی کی کتاب الانصاف میں ہے۔

الجواب (۲۰/۲۱) خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین بے شک ائمۂ اربعہ سے افضل ہیں یعنی اللہ عزوجل کے یہاں زیادہ عزت ومنزلت والے ہیں۔ خلفاء راشدین حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے تمام مسلمانوں کے امام اور پیشوا ہیں کہ ائمۂ دین امام ابوحنیفہ وشافعی وغیرہ وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان کی پیروی کرتے ہیں چونکہ چاروں اماموں نے جو فقہ مدون ومرتب کی ہے جس میں خلفاء راشدین کی بھی پیروی ہے وہ جامع کتابوں کی شکل میں ہے ایسی جامع فقہی کتابیں خلفاء راشدین نے مرتب نہیں کیں اگر چہ وہ ائمۂ اربعہ سے افضل ہیں اس لئے چاروں اماموں کی تقلید کی جاتی ہے ان اماموں کی تقلید خلفاء راشدین کی بھی تقلید ہے۔ ردالمحتار میں ہے **یَجُوْزُ تَقْلِیْدُ الْمَفْضُوْلِ مَعَ وُجُوْدِ الْاَفْضَلِ وَبِهٖ قَالَ الْحَنَفِیَّةُ وَالْمَالِکِیَّةُ وَاَکْثَرُ الْحَنَابِلَةِ وَالشَّافِعِیَّةِ** یعنی افضل کے ہوتے ہوئے مفضول کی تقلید جائز ہے اور اسی کے قائل ہیں تمام حنفی ومالکی فقہاء اور اکثر حنبلی وشافعی فقہاء۔

الجواب (۲۲) بے شک یہ حضراتِ کرام امام حسن وحسین وزین العابدین وامام باقر وامام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت سے ہیں علماء ربانیین سے ہیں بعض ان میں صحابی بھی ہیں ان اعتبارات سے ائمۂ اربعہ سے افضل ہیں یعنی اللہ عزوجل کے یہاں زیادہ عزت ومرتبت والے ہیں۔ یہ حضرات بھی ہمارے پیشوا ہیں مگر ائمۂ اربعہ کی تقلید ہم اہل سنت وجماعت اس لئے کرتے ہیں کہ ان اماموں نے جو کارنامہ انجام دیا ہے اپنی قوت اجتہادی کے ذریعہ اور فقہ کی اسلامی قوانین کی جو تدوین کی ہے وہ ایسی جامع تدوین ہے کہ مذکور الصدر بارگاہوں سے صادر نہ ہوئی اسی لئے ائمۂ اہل بیت سے مفضول ائمۂ اربعہ کی تقلید پر علماء حرمین طیبین اور دوسرے بلاد کے علماء اہل سنت کا تین ہجری میں اجماع ہو گیا۔ ائمۂ اہل بیت کی تقلید کی وجہ سے ہم رافضیوں کو رافضی نہیں کہتے بلکہ ان کے عقائد مخصوصہ خلافِ اسلام کی وجہ سے ان کو رافضی کہا جاتا ہے۔

الجواب (۲۳) قرآن کتاب قانون ہے اور قانون میں کسی خاص شخص کا بیان نہیں کیا جاتا جیسے قرآن عظیم میں ہے جو چوری کرے مرد ہو یا عورت تو اس کا ہاتھ کاٹو کوئی بھی ہو اس آیت میں زید، بکر وغیرہ کے نام سے چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم بیان نہیں کیا گیا ایک مطلق اور عام حکم بیان کر دیا گیا اسی کے تحت زید، عمرو، بکر ہر چور کے حکم کا بیان ہو گیا۔ اسی طرح پرودگار عالم نے فرمایا **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ** اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور حکم والوں کی جو تم میں سے ہوں۔ اس آیت میں تین ذاتوں کی اطاعت کا حکم دیا گیا اللہ کی، رسول کی، امر والوں یعنی فقہ واستنباط والے علماء کی۔ مگر اطیعوا دو جگہ لایا گیا ہے اللہ کے لئے ایک اور رسول علیہ السلام اور حکم والوں کے لئے ایک کیونکہ اللہ کی اطاعت اس کے ہر فرمان میں کی جائے گی نہ کہ اس کے ہر فعل میں وہ کفار کو روزی دیتا ہے کبھی ان کو ظاہری فتح دیتا ہے وہ کفر کرتے ہیں مگر ان کو فوراً عذاب نہیں بھیجتا ہم اس میں رب تعالیٰ کی پیروی نہیں کر سکتے کہ کفار کی مدد کریں برخلاف نبی علیہ السلام اور امام مجتہد کے کہ ان کا ہر حکم ان کا ہر کام اور ان کا کسی کو کچھ کام کرتے ہوئے دیکھ کر خاموش رہنا منع نہ کرنا تینوں چیزوں میں پیروی کی جائے گی اس فرق کی وجہ سے دو جگہ اطیعوا فرمایا اگر کوئی کہے اولی الامر سے مراد سلطان اسلامی ہے تو سلطان اسلامی کی اطاعت شرعی احکام میں کی جائے گی نہ کہ خلاف شرع چیزوں میں اور سلطان وہ شرعی احکام علماء مجتہدین سے معلوم کرے گا تو سلطان کے سب احکام میں فقیہ ومجتہد ہی کا حکم ہوتا ہے اسلامی بادشاہ محض اس کو جاری کرے

والا ہوتا ہے تمام رعایا کا حاکم بادشاہ اور بادشاہ کا حاکم امام مجتہد لہٰذا نتیجہ وہی نکلا کہ اولی الامر علماء مجتہدین ہی ہوئے ائمۂ اربعہ امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل عظیم الشان الوالامر ہیں اس لئے ان کی تقلید کا ثبوت قرآن سے بدرجۂ اولی ہوا قرآن کریم میں ہے فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ تو پوچھو تم علم والوں سے اگر تم نہیں جانتے اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ جو شخص جس مسئلہ کو نہ جانتا ہو وہ اہل علم سے دریافت کرے۔ وہ علمی اجتہادی مسائل جن کے قرآن وحدیث سے نکالنے کی ہم میں طاقت نہیں مجتہدین سے دریافت کئے جائیں حدیث شریف میں ہے کہ حضرت معاذ بن جبل کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یمن کا حاکم بنا کر بھیجتے وقت پوچھا کہ کس چیز سے فیصلہ کرو گے عرض کیا کتاب اللہ سے فرمایا اگر اس میں نہ پاؤ تو عرض کیا اس کے رسول کی سنت یعنی حدیث سے فرمایا اگر اس میں بھی نہ پاؤ تو عرض کیا اَجْتَهِدُ بِرَائِي وَلَا اٰلُوْ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى صَدْرِهٖ وَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ لِمَا يَرْضٰى بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ کہ اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کمی نہ کروں گا راوی نے کہا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے سینے پر دست مبارک مارا اور فرمایا حمد ہے اللہ کی جس نے میرے فرستادہ کو اس چیز کی توفیق دی جس سے اس کا رسول راضی ہے۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مجتہدین اپنے اجتہاد سے جو مسائل بتائیں وہ بھی مسائل دین ہیں اور لوگوں پر ان مسائل میں اطاعت لازم ہے یہی تقلید ہے۔

الجواب (۲۴) غیر مجتہد پر تقلید واجب ہے مجتہد کے لئے تقلید منع ہے۔ مجتہد کے چھ طبقے ہیں (۱) مجتہد فی الشرع (۲) مجتہد فی المذہب (۳) مجتہد فی المسائل (۴) اصحاب تخریج (۵) اصحاب الترجیح (۶) اصحاب التمیز (بحوالہ مقدمہ شامی بحث طبقات الفقہاء)

(۱) مجتہد فی الشرع: وہ حضرات ہیں جنھوں نے اجتہاد کرنے کے بعد قواعد بنائے جیسے چاروں امام ابوحنیفہ، شافعی، مالک، احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(۲) مجتہد فی المذہب: وہ حضرات ہیں جو مجتہد فی الشرع کے اصول وقواعد میں تقلید کرتے ہیں اور ان کے اصول سے مسائل شرعیہ فرعیہ خود استنباط واستخراج کر سکتے ہیں جیسے مذہب حنفی میں امام ابو یوسف وامام محمد وامام ابن مبارک وغیرہ تلامذۂ امام ابوحنیفہ رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کہ یہ حضرات قواعد میں حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہیں اور مسائل کے استنباط میں خود مجتہد۔

(۳) مجتہد فی المسائل: وہ حضرات ہیں جو قواعد اور مسائل فرعیہ دونوں میں مقلد ہیں مگر وہ مسائل جن کے متعلق ائمہ کی تشریح نہیں ملتی ان کو قرآن وحدیث وغیرہ دلائل شرعیہ سے نکال سکتے ہیں جیسے امام ابو جعفر طحاوی اور فخر الدین قاضی خاں اور شمس الائمہ حلوانی وشمس الائمہ سرخسی وفخر الاسلام بزدوی وامثالہم۔

(۴) اصحاب تخریج: وہ حضرات ہیں جو اجتہاد تو بالکل نہیں کر سکتے ہاں ائمہ میں سے کسی امام کے مُجمَل قول کی تفسیر کر سکتے ہیں جیسے امام کرخی وغیرہ۔

(۵) اصحاب ترجیح: وہ حضرات ہیں جو امام صاحب کی چند روایات میں سے بعض کو ترجیح دے سکتے ہیں یعنی اگر کسی مسئلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو قول روایت میں آئے تو ان میں سے کس کو ترجیح دیں یہ وہ کر سکتے ہیں اسی طرح جہاں امام صاحب اور صاحبین یعنی ابو یوسف ومحمد کا اختلاف ہو تو کسی کے قول کو ترجیح دے سکتے ہیں کہ ھذا اولی ھذا اصح وغیرہ کہ یہ بہتر یا یہ زیادہ صحیح وغیرہ ہے جیسے ابوالحسن صاحب قدوری اور برہان الدین صاحب ہدایہ۔

(۶) اصحاب تمیز: وہ حضرات ہیں جو ظاہر مذہب اور روایات نادرہ اسی طرح قول ضعیف اور قوی واقوی میں فرق کر سکتے ہیں کہ اقوال مردودہ اور روایات ضعیفہ کو ترک کر دیں اور صحیح روایات اور معتبر قول کو لیں جیسے صاحب کنز الدقائق اور صاحب درمختار وغیرہ جن میں ان چھ وصفوں میں سے کچھ نہ ہو وہ محض مقلد ہیں جیسے ہمارے زمانے کے علماء کرام کہ ان کا کام یہی ہے کہ چاروں میں سے کسی مذہب کی کتاب سے مسائل دیکھ کر لوگوں کو بتا دیں۔

الجواب (۲۵) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی کی تقلید نہیں فرمائیں گے نبی کسی کی تقلید نہیں کرتا وہ براہ راست اللہ کے حکم پر عمل کرتا ہے ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے عمل مذہب حنفی کے مطابق ہونگے اس سے مذہب حنفی کی سب سے کامل تر تصویب وتصدیق ثابت ہوگی جب حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام آسمان سے جامع مسجد دمشق کے شرقی منارہ پر نزول فرمائیں گے صبح کا وقت ہوگا نماز فجر کے لئے اقامت ہو چکی ہوگی حضرت امام مہدی کو کہ اس جماعت میں موجود ہوں گے امامت کا حکم دیں گے حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھائیں گے طریقۂ حنفیہ کے مطابق نہ یوں کہ مقلد حنفی ہونگے بلکہ یوں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی طرح نماز پڑھانے کے لئے فرمائیں گے اس دن کھل جائے گا کہ اللہ ورسول کو سب سے زیادہ پسند مذہب حنفی ہے اگر وہ مجتہد ہیں تو جملہ مسائل میں ان کا اجتہاد ورنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد مطابق مذہب امام اعظم ابوحنیفہ ہوگا۔ بخاری شریف ج ا ص ۴۹۰ میں ہے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیْکُمْ وَاِمَامُکُمْ مِنْکُمْ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں ابن مریم نزول فرمائیں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حکم سے حضرت امام مہدی نماز پڑھائیں گے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ نزول فرمانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریعت محمدی کے متبع ہیں۔ حضرت امام مہدی بحکم عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام امامت فرمائیں گے اور ان کی اقتداء میں حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نماز ادا کریں گے اور دونوں حضرات تابع شریعت محمدی اور مطابق مذہب حنفی نماز ادا کریں گے غرض اس زمانے میں تمام مذاہب منقطع ہو جائیں گے اور صرف مسائل مذہب حنفی باقی رہیں گے ولہذا اکابر ائمۂ کشف نے فرمایا کہ چشمۂ شریعت کبریٰ سے بہت نہریں نکلیں اور تھوڑی تھوڑی دور جا کر خشک ہو گئیں مگر مذاہب اربعہ کی چاروں نہریں جوش وآب وتاب کے ساتھ بہت دور تک بہیں آخر میں جا کر وہ تین نہریں بھی تھم گئیں اور صرف مذہب حنفی کی نہر آخر تک جاری رہی یہ کشف اکابر ائمۂ شافعیہ کا بیان ہے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین (اقتباس از بخاری وحاشیۂ بخاری وملفوظات اعلیٰ حضرت دوم وبہار شریعت حصہ اول وغیرہ)

الجواب (۲۶) ہم اپنے امام کی تقلید کے ذریعہ حدیث پر عمل کرتے ہیں حدیث کے جو معانی امام نے بیان فرمائے ہیں انھیں معانی پر عمل کرتے ہیں پھر ترک حدیث کا کیا سوال امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَهُوَ مَذْهَبِیْ جب حدیث صحیح ہم کو ملی وہی ہمارا مذہب ہے تارک حدیث غیر مقلد ہیں جو حدیث وقرآن کے محض ظاہری معنی اپنے من سے بغیر کسی مجتہد کی تقلید کے گڑھ لیتے ہیں تفسیر صاوی سورہ کہف وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ کی تفسیر میں ہے وَلَا یَجُوْزُ تَقْلِیْدُ مَا عَدَا الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ وَاِنْ وَافَقَ قَوْلَ الصَّحَابَةِ وَالْحَدِیْثَ الصَّحِیْحَ وَالْاٰیَةَ فَالْخَارِجُ مِنَ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ ضَالٌّ مُضِلٌّ وَرُبَمَا اَدَّاهُ ذٰلِکَ اِلَی الْکُفْرِ لِاَنَّ الْاَخْذَ بِظَاهِرِ الْکِتٰبِ وَالسُّنَّةِ مِنْ اَصْلِ الْکُفْرِ یعنی چار مذہبوں کے سوا کسی کی تقلید جائز نہیں اگرچہ وہ صحابہ کے قول اور حدیث اور آیت کے موافق ہی ہو جو ان چار مذہبوں سے خارج ہے وہ گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے کیونکہ حدیث

وقرآن کے محض ظاہری معنی لینا کفر کی جڑ ہے تفسیر کبیر تفسیر خازن تفسیر بیضاوی تفسیر جلالین والے سارے مفسرین شافعی ہیں تفسیر مدارک تفسیر صاوی تفسیرات احمدیہ تفسیر خزائن العرفان والے سارے مفسرین حنفی ہیں اور اولیاء اللہ سارے کے سارے مقلد ہیں حنفی شافعی مالکی حنبلی ہیں غیر مقلدین سوچیں کہ ان میں کتنے محدث کتنے مفسر کتنے فقہاء کتنے اولیاء ہیں ان کی جڑ کس زمین پر قائم ہے اور وہ کس درخت کی شاخ ہیں عقل کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ تقلید اشد ضروری فریضہ ہے اور غیر مقلدیت نجدیت زہر قاتل ایمان ہے کفر کی طرف لے جانے والی ہے۔

الجواب (۲۷) قبر میں دین پوچھا جائے گا مَا دِیْنُکَ تیرا دین کیا ہے اور دین عقائد کا نام ہے ہر امام کا دین ایک ہی ہے جیسا کہ ہر نبی کا دین ایک ہے بخاری شریف کی حدیث ہے اَلْاَنْبِیَاءُ اِخْوَۃٌ لِعَلَّاتٍ اُمَّھَاتُھُمْ شَتّٰی وَدِیْنُھُمْ وَاحِدٌ سب نبی باپ میں شریک بھائی ہیں یعنی دین سب کا ایک ہے اور مائیں یعنی فروعی احکام مختلف ہیں۔

الجواب (۲۸) جب ہم اللہ ورسول کے حکم سے مجتہدین کرام ائمہ اربعہ کی تقلید کرتے ہیں تو ان کی اطاعت اللہ ورسول کی اطاعت ہوئی تو اللہ ورسول کی اطاعت سے منہ موڑنے کا سوال نادانی و جہالت ہے۔ چاروں مذہب ایک مسلکِ اہلسنت و جماعت ہیں اور یہی مسلک صراط مستقیم ہے یہی اَلَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کا راستہ ہے درمیانی لکیر کھینچ کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے اسی کو قرآن وحدیث میں صراط مستقیم فرمایا اور چند لکیریں بیچ والی سیدھی لکیر کے داہنے بائیں جو آپ نے کھینچی ہیں ان سے نجدیت غیر مقلدیت وغیرہا کی شیطانی راہوں پر تنبیہ فرمائی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو روایت ابن ماجہ میں ہے جس میں بیچ والی لکیر کے داہنے دو لکیروں اور بائیں دو لکیروں کا ذکر ہے جن سے سائل نے چاروں مذاہب مراد لئے ہیں اپنی غیر مقلدیت والی خبیث عادت کی بنا پر ابن ماجہ کے حاشیہ میں اسی روایت کے بارے میں علامہ بوصیری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں چار لکیر والی روایت کو تنہا ابن ماجہ نے روایت کیا ہے کسی اور محدث نے روایت نہیں کی اور فرمایا اس حدیث پر اعتراض ہے اس کے صحیح ہونے میں کیوں کہ اس کا ایک راوی مجالد بن سعد غیر ثقہ ہے اور دیگر حدیثیں جو امام احمد ونسائی وغیرہ نے روایت کی ہیں ان میں اس طرح ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لکیر سیدھی کھینچی اور چند لکیریں داہنے اور چند لکیریں بائیں کھینچیں بیچ والی سے صراط مستقیم اہلسنت و جماعت مراد ہے اور داہنی بائیں لکیروں سے باطل فرقے نجدیت غیر مقلدیت وغیرہ مراد ہیں۔ ابن ماجہ کی حاشیہ والی عبارت یہ ہے اِنْفَرَدَ بِہٖ اِبْنُ مَاجَۃَ قَالَ اَلْبُوْ صِیْرِیْ ھٰذَا اِسْنَادُہٗ فِیْہِ مَقَالٌ مِنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعْدٍ۔ یعنی جس حدیث میں بیچ والی لکیر کے داہنے اور بائیں دو دو لکیریں ہیں اس حدیث کو تنہا ابن ماجہ نے بیان کیا کسی اور محدث نے بیان نہیں کیا علامہ بوصیری نے فرمایا اس حدیث کی اسناد میں اعتراض ہے مجالد بن سعد راوی کی وجہ سے۔ واللہ تعالیٰ اعلم کَاتِبُ الْاَجْوِبَۃِ محمد اعظم غفرلہ

مفتی رضوی دارالافتاء حضور مفتی اعظم علیہ الرحمۃ بریلی شریف

۲۲/ جمادی الآخرہ ۱۴۳۱ھ مطابق ۶/ جون ۲۰۱۰ء روز یکشنبہ